خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہونا

BE CERTAIN OF GOD

اور اب اِس حصے کو پڑھتے ہیں۔

اور ایلیاہ تشبی، جو جلعاد کے...... پردیسیوں میں سے تھا، اخی اب سے کہا، کہ خُداوند اسرائیل کے خُدا کی حیات کی قسم، جسکے سامنے میں کھڑا ہوں، اِن برسوں میں نہ اوس پڑیگی نہ مینہ برسیگا، جب تک میں نہ کہوں۔

اور خُداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہوا، کہ،

یہاں سے چلدے، اور مشرق کی طرف اپنا رُخ کر، اور کریت کے نالہ کے- کے پاس جو یردن کے سامنے ہے، (میرا کہنے کا مطلب ہے) جا چُھپ۔

اور تُو، اُسی نالہ میں سے پینا؛ اور میں نے کووں کو حکم کیا ہے کہ وہ تیری پرورش کریں......

سو اُس نے جا کر خُداوند کے کلام کے مطابق کیا: کیونکہ وہ گیا اور کریت کے نالہ کے پاس، جو یردن کے سامنے ہے رہنے لگا۔

اور کوے اُسکے لیئے صبح کو روٹی اور گوشت، اور شام کو بھی روٹی اور گوشت لاتے تھے؛ اور وہ اُس نالہ میں سے پیا کرتا تھا۔

اور کچھ عرصہ کے بعد، وہ نالہ سُوکھ گیا، اِسلیئے کہ اُس ملک میں بارش نہیں ہوئی تھی۔

تب خُداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہوا، کہ،

اُٹھ، اور صَیدا کے، صارپت کو جا، اور وہیں رہ: دیکھ، میں نے ایک بیوہ کو وہاں حکم دِیا ہے کہ تیری پرورش کرے۔

سو وہ اُٹھ کر صارپت کو گیا۔ اور جب وہ شہر کے پھاٹک پر پہنچا، تو دیکھا، کہ ایک بیوہ وہاں لکڑیاں چُن رہی ہے: سو اُس نے اُسے پکار کر، کہا، ذرا مُجھے، تھوڑا سا پانی، کسی برتن میں لا دے، کہ میں پیوں۔

اور جب وہ لینے چلی، تو اُس نے، پُکار کر کہا، ذرا اپنے ہاتھ میں، ایک ٹکڑا روٹی،

میرے واسطے لیتی آنا۔

اُس نے کہا، خُداوند تیرے خُدا کی حیات کی قسم، میرے ہاں روٹی نہیں، صرف مُٹھی بھر آٹا ایک مٹکے میں، اور تھوڑا سا تیل ایک کُپی میں ہے: اور، دیکھ، میں دو ایک لکڑیاں چُن رہی ہوں، تا کہ گھر جا کر اپنے اور اپنے بیٹے کے لئِے اُسے پکاؤں، اور ہم اُسے کھائیں، پھر مر جائیں۔

اور ایلیاہ نے اُس سے کہا، مت ڈر؛ جا اور جیسا کہتی ہے کر: پر پہلے میرے لئِے ایک ٹکیا، اُس میں سے بنا کر میرے پاس لے آ، اُسکے بعد اپنے اور اپنے بیٹے کے لئِے ...... بنا لینا۔

کیونکہ خُداوند اسرائیل کا خُدا یوں فرماتا ہے، کہ اُس دِن تک جب تک خُداوند زمین پر مینہ نہ برسائے، نہ تو آٹے کا مٹکا خالی ہوگا، اور نہ تیل کی کُپی میں کمی ہوگی۔

سو اُس نے جا کر ایلیاہ کے کہنے کے مطابق کیا: اور یہ، اور وہ، اور اُسکا کُنبہ، بہت دِنوں تک کھاتے رہے۔

اور خُداوند کے کلام کے مطابق، جو اُس نے ایلیاہ کی معرفت فرمایا تھا، نہ تو آٹے کا مٹکا خالی ہوا، اور نہ تیل کی کُپی میں کمی ہوئی۔

بیرونِ ملک جانے سے پہلے، آج صُبح، جس عنوان کو میں نے بیان کیلئے چُنا ہے، وہ ہے: خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہونا۔

(2) اور اب، اے خُداوند، اپنے کلام کو بابرکت بنانا جبکہ یہ لوگوں تک پہنچتا ہے، اور ہونے دے کہ رُوحُ القُدس ہمارے ذہن اور خیالات کو اپنے قبضہ میں لے لے، اور ہمیں اُسکی ملاقات کیلئے تیار کرے، کیونکہ ہم نے اُسے اپنے درمیان آنے کی دعوت دی ہے۔ کیونکہ ہم خُدا کے گھر میں اوروں کو دیکھنے، یا دِکھانے کیلئے نہیں آتے، بلکہ ہم تیری قدرت کو جاننے، اور تیرے طریقوں، اور اسباب کو سیکھنے کیلئے آتے ہیں، تا کہ ہم اِس قابل ہو جائیں، کہ زندگی کی آنے والی پریشانیوں کا، اِس یقین دہانی کیساتھ سامنا کر سکیں کہ خدا یقیناً ہے۔ خُداوند، یہ منظور فرما۔ ہم یہ یسُوعؑ کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(3) وہ صُبح بہت ہی بھیانک تھی۔ موسم بہت گرم اور دھول بھرا تھا، اور لوگ گلیوں میں، بھوک سے مر رہے تھے، اور زمین بہت تپ رہی تھی جیسے کہ جل جانے کو تیار ہو۔ یہ سب کُچھ لوگوں کی بداخلاقی اور اُنکے گُناہوں کی وجہ سے ہوا تھا۔

(4) آپ دیکھیں، کہ اُس وقت اخی اب اسرائیل پر- پر بادشاہی کرر ہا تھا،اور اسرائیل میں، بلکہ وہ اسرائیل کے سب بادشاہوں میں سے زیادہ بدترین تھا۔ اخی اب کی طرح کا کوئی بھی بادشاہ شریر نہیں ہوا، جبکہ وہ، اچھی سُوجھ بُوجھ رکھنے والا تھا، اُس نے اپنے سب کاموں سے خُدا کو ناراض کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی جو اُس نے کیے۔ حالانکہ اُس کے پاس ایک بہت بڑا قومی نظام تھا، اور لوگ اُسکی بادشاہی میں بہت خوش تھے، لیکن، تاحال، آپ خُدا کو ناراض کرکے زیادہ دیر قائم رہنے کی توقع نہیں کرسکتے۔

(5) اور پھر، اُس نے اپنی شادی بھی، اپنے لوگوں کے درمیان نہ کی، بلکہ اُس نے ایک بُت پرست، ایک گُنہگار، اور بتوں کی پوجا کرنے والی سے شادی کی۔ اُس نے ایزبل سے شادی کی۔ وہ ایک ایماندار نہیں تھی۔

(6) اور ایک ایماندار کو کبھی بھی ایک بے ایمان سے، کسی بھی حالت میں شادی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ ایمانداروں میں ہی شادی کرنی چاہیے۔

(7) مگر اخی اب نے یہ بُرا کام کیا تھا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ایزبل ایک خوبصورت عورت تھی۔ اور وہ اِس میں گر گیا کہ وہ کیسی حسین نظر آتی ہے، بجائے اِسکے کہ وہ کیا تھی۔ یہی غلطی، آج بھی، بہت سے لوگ کر رہے ہیں۔

(8) اور وہ قوم کے لوگوں کے درمیان، بُت پرستی لیکر آ گئی۔ اور لوگ، کاہن، اور اُنکے وزیر، اُس بڑی شہرت کی چاہت کے شکار ہو گئے۔

(9) اور آج ہمارے ملک کی بھی بالکل یہی حالت ہے۔ ہم بھی شہرت کی طلب میں گر چکے ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُس وقت کاہنوں نے یہ سوچا ہوگا کہ یہ سب درست ہی تو ہے، کیونکہ اُنکی حکومت نے کہا تھا یہ دُرست ہے۔ لیکن میں اِسکی پرواہ نہیں کرتا کہ حکومت کس کو دُرست قرار دیتی ہے، بلکہ وہ دُرست ہے جسکو خُدا دُرست قرار دیتا ہے۔ اور لوگوں نے سوچا ہوگا اگر وہ اُنکی کُچھ دُنیاوی چیزوں کو بھی شامل کرلیں تو یہ سب ٹھیک ہی ہوگا۔

(10) اور شاید کوئی مُجھ سے کہے کہ میں دوبارہ کہوں جو میں نے فقط کہا، کہ آج بھی بالکل اُسی طرح کی حالت موجود ہے۔ ہوسکتا ہے ہم سوچیں کہ ہم تو بُت پرست نہیں ہیں، مگر ہم ہیں۔ اور حکومت اِسکی منظوری دیتی ہے۔ لوگ آج بُت پرست ہیں، کیونکہ وہ- وہ بتوں کی پُوجا کرتے ہیں۔

کچھ لوگ فلمی اداکاروں کی پُوجا کرتے ہیں، کیونکہ وہ اُنکے بُت ہیں۔ کُچھ دولت کو پُوجتے ہیں، یہ اُنکے بُت ہیں۔ کُچھ ٹیلی ویژن کے اداکاروں کو پُوجتے ہیں، کیونکہ وہ اُنکے بُت ہیں۔لیکن جو کُچھ بھی آپ خُدا کی جگہ پر رکھتے ہیں وہ بُت ہے، چاہے وہ جو کُچھ بھی ہو۔

(11) یہاں تک کہ شیطان، جو ہمارا بہت بڑا مخالف، اور بہت ہی چالاک ہے، کبھی کبھی، ہمارے سامنے،کلیسیا ہی کو خُدا کی جگہ رکھ دیتا ہے۔ ہوسکتا ہے آپ کے پاس ایک بڑا چرچ ہو۔ایک بڑی عمارت ہو، یا ایک بہت بڑی تنظیم ہو۔اور، پھر، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک بڑی جماعت ہو،مگر آپ اپنے دل میں، اِسے خُدا کی جگہ نہ آنے دیں۔کسی بھی چیز کو، اگر آپ خُدا کی جگہ رکھتے ہیں،تو وہ ایک بُت ہی ہے۔

(12)اور وہ لوگ جانتے تھے کہ اب وہ اتنے روحانی نہیں رہ گئے، جتنے کہ وہ دوسرے بادشاہوں کی حکمرانی میں تھے۔ پھر بھی اُنہوں نے سوچا، کہ وہ ایک مذہبی قوم ہیں، اسلیئے سب کُچھ بہتر ہی ہوگا۔ اور اِسی طرح سوچ رکھتے ہوئے آج ہم بھی اِسی مقام پر ہیں۔

(13) کُچھ مہینے قبل میں اپنے ایک بہت ہی اچھے دوست سے بات کر رہا تھا۔اور اُس نے کہا، ”بھائی برنہم، میرا خیال ہے کہ آپ بہت زیادہ امریکہ کی غلطیاں ظاہر کرتے رہتے ہیں۔“ اُس نے کہا،”آپ ہمیشہ گُناہ کے خلاف چلاتے اور بتاتے ہیں کہ خُدا اِس قوم کو کس طرح سزا دینے جارہا ہے۔“

(14) میں نے کہا،”اُس کو عادل بننے کیلیئے،صرف یہی کرنا ہے۔“

اُس نے کہا،”مگر، بھائی برنہم، آپ بھول جاتے ہیں کہ اِس ملک کی بنیاد کلام پر ہی رکھی گئی تھی۔اور ہمارے آباواجداد اِس جگہ پر آئے تھے،اور خُدا نے ہمیں یہ وراثت میں دی ہے۔اور ہم ایک مذہبی قوم ہیں۔“

(15) میں نے کہا،”یہ سب باتیں، سچ ہیں۔اور یہ کوئی نہیں جانتا کہ میں اِس قوم کی کتنی قدر کرتا ہوں! لیکن، میرے بھائی، ذرا دیکھیں، اسرائیل بھی خُدا کی چُنی ہوئی قوم تھی،اور خُدا نے اُس قوم میں نبیوں اور عظیم آدمیوں کو بھیجا۔ کیونکہ خُدا گُناہ کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اُس نے ایسا کیا کہ جیسا اسرائیل نے بویا ویسا ہی کاٹا۔تو وہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی کریگا، جو ہم بوتے ہیں وہی کاٹیں گے۔ وہ کسی شخص کا لحاظ نہیں کرتا۔“

(16) اور ہم ایسی ایسی باتیں سوچتے ہیں کہ چونکہ یہ ہمارے باپ دادا نے کیا ہے، اسلیئے ہم اِس پر بسیرا کیے ہوئے ہیں، یا کیسے کام ہماری کلیسیاؤں کے عظیم بانیوں نے کیے، اور کیسی قربانی اُنہوں نے خُدا کے لیے دی، یہ سب اچھا ہے اور بہت ہی قابلِ تعریف ہے، لیکن جو کچھ اُنہوں نے کیا اُسکے وسیلہ ہم نجات نہیں پا سکتے! نجات تو خُدا اور انسان کے درمیان ایک ذاتی معاملہ ہے۔ اِس کیلئے ہم، خُدا کے سامنے اپنے آپ کے جواب دے ہیں، نہ کہ کلیسیا، اور قوم کیساتھ۔

(17) یہ مقام ہمارے ملک میں بھی آ گیا ہے، یہاں تک کے بہت روحانی لوگوں کے درمیان بھی جو ہمارے پاس ہیں، آپ روحانی مرد یا عورت کو لیں، تو آپ اُنکے دِلوں میں بھی کسی قدر کمی پائیں گے۔

(18) ہم کُچھ، گُذشتہ ہفتوں میں سے گُذرے ہیں، میں کُچھ ایسی ہی چیزوں میں گُزر رہا تھا، اور میں نے کُچھ آدمیوں کو پایا جنکے بارے میں میں سوچتا تھا کہ وہ اصل ہیں، میں نے پایا کہ وہ ابھی تک دُنیاوی چیزوں کو اہمیت دیتے ہیں، اور وہ یہ کہتے ہوئے اِن کے گرد گھوم رہے ہیں، ''خُدا نے مُجھے بہت بڑی چیزیں یا وغیرہ وغیرہ دیا ہے۔ خُدا نے یہ دیا......'' آپ جُھوٹی یقین دہانی کر رہے ہیں۔

(19) دُنیا کی بڑی بڑی آسائش کی چیزیں کبھی کبھی خُدا کی طرف سے نہیں ملتی ہیں۔ خُدا اپنی بارش راست اور ناراست دونوں پر برساتا ہے۔ لیکن دُنیا کو آج کس چیز کی ضرورت ہے ایک جُھوٹی یقین دہانی کے ایمان کی نہیں، اپنے آپکو جُھوٹی یقین دہانی جیسی چیز میں ڈال کر اِسکو روحانی کہنے کی کوشش نہ کریں۔

(20) بعض اوقات ایمان کے ذریعے بڑے بڑے معجزے ہوتے ہیں، تو بھی یہ روحانی دل نہیں ہوتا۔ کیا ہمارے خُداوند نے یہ نہ کہا تھا؟ ''اُس دِن، بہتیرے میرے پاس آئیں گے، اور کہیں گے، 'کیا میں نے تیرے نام سے، یہ یا وہ نہ کیا؟' اور تب میں اُنکو کہہ دونگا، 'اے بدکارو، میری نظر سے دُور ہو جاؤ۔''' بدکاری کیا ہے؟ جو کُچھ آپ جانتے ہوں کہ یہ دُرست ہے مگر اُسے نہ کریں۔ وہ کہے گا، ''میں تمہیں کبھی نہیں جانتا تھا۔'' اور ہم ایسے ہی دِنوں میں رہ رہے ہیں۔

(21) آج ہمیں ایسی بہت ساری جسمانی چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہمارے پاس ہیں۔ ہمیں بڑے بڑے چرچز کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں بڑے بڑے اجتماع کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں مزید ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں مزید ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن آج ہمیں جس کی ضرورت ہے، وہ روحانی اشخاص ہیں، چاہے اُن کے پاس ایک پیسہ بھی نہ ہو، مگر وہ اپنے آپ کو خُدا کے سامنے خاکساری سے پیش کرنے والے ہوں، اور تب تک دُعا کریں جب تک رُوح اُنھیں خُدا کی بھلائی سے مُطمئن نہ کر دے، اور ایک بیداری اُن کے دِلوں میں نہ آجائے، تا کہ اُن کا انداز اور ماحول جس میں وہ رہتے ہیں تبدیل ہو جائے۔

(22) چاہے آپ کے پاؤں میں ایک جوتی کا جوڑا تک نہ ہو، چاہے آپ نے چیتھڑے پہنیں ہوں، لیکن آپ کے دل کے اندر کوئی خُدا کیلئے سُریلے گیت گا رہا ہو۔ میں تو اِس حالت کو دُنیا کی ساری دولت کے بجائے حاصل کرنا زیادہ پسند کرونگا۔

(23) پس آپ نہیں کہہ سکتے کہ دُنیاوی چیزیں ہی ہمیشہ خُدا کی برکت کا نشان ہیں۔ داؤد نے خُداوند سے کہا تھا، کہ اُس نے شریر کو بھی پھلتے پھولتے دیکھا ہے...... جس طرح ایک جنگلی درخت پھلتا ہے۔ لیکن خُدا نے اُس سے پوچھا، ''کیا تو نے کبھی اُسکے انجام پر غور کیا ہے؟'' اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کتنے اچھے کپڑے پہنتے ہیں، یا کتنا اچھا کھاتے ہیں، یہ سب کُچھ خُدا کی حضوری میں نہیں جائے گا۔ یہ بدن جس میں ہم رہ رہے ہیں، یہ یہیں ختم ہو جائیگا، چاہے اِسکی جتنی بھی حفاظت کی جائے۔ لیکن انسان کے اندر جو ضمیر ہے؛ وہی زندگی رُوح کی حالت میں خُدا کی حضوری میں متحرک رہے گی۔

(24) لیکن کُچھ باتیں ہم یوں مان لیتے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں ایسا ہی ہوگا کیونکہ ہم اِس قوم کے ہیں...... اِسی طرح اخی اب، اور سارے اسرائیل نے، اُن دِنوں اِن باتوں کو لے لیا، کہ سب کُچھ ٹھیک ہی ہے۔ اُنکے منادوں اور کاہنوں نے بھی یہی کُچھ کہنے کی کوشش کی کہ، ''سب کُچھ ٹھیک ہے۔ سب چیزیں اچھی ہیں۔'' لیکن اُنکے درمیان ایک شخص ایسا تھا، جو غلط باتوں کے خلاف چلا اُٹھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پاک خُدا اِس ناپاک مذہب کے جدید رُجحان سے مُطمئن نہیں ہوسکتا۔

(25) پس آسمانی خُدا آج بھی ویسا ہی ہے۔ اور ہمارے بڑے بڑے کام اور ہماری ساری محبت جو کہ ہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اُن سے خُدا کبھی بھی خوش نہیں ہوگا سوائے ایک مُقدس زندگی کے جو اُس کے حضور میں ہو۔

(26) ہم بڑے بڑے اسکول، اور مقبرے، اور ہر چیز بنا سکتے ہیں۔ ہم تنظیمیں بنا سکتے ہیں۔ ہم بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں، لیکن خُدا اُس وقت تک مُطمئن نہیں ہوگا جب تک ایک انسان کی رُوح کی

تقدیس اُسکے مذبح پرنہیں ہوتی ،اور خُدا کے کام کیلیئے وقف نہیں ہوتی ۔اور آپ آج ایسا کُچھ نہیں پاتے ہیں۔

(27) آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری دُعائیہ عبادات کمزور ہیں،فقط ایک منٹ دُعا کرتے ہیں،اور پھر بستر پر جا کر سوجاتے ہیں ۔ہم دیکھتے ہیں کہ دن میں ایک یا دو بار ہم ایسا ہی کرتے ہیں ۔جبکہ،ہم سب قصوروار ہیں۔ ہماری قوم،اخلاقی طور پر،ختم ہورہی ہے۔ ہمارے پاس یہاں بلی گراہم اوراورل رابرٹس جیسےلوگ ہیں۔لیکن جب تک امریکہ کے دل میں زندہ خُدا کے پاس واپس آنے کی پیاس نہیں لگے گی ،اورزندہ خُدا کے زندہ ایمان کا،زندہ تجربہ نہیں ہوگا۔ہم یوں ہی اپنا سر پھٹکتے رہیں گے،یا جیسا کہا جاتا ہے،اُلجھیں رہیں گے۔

(28) ہم چاہتے ہیں کہ اپنا سینہ چوڑا کرکے،اوراپنے کالروں کوکھڑا کر کے،گلیوں میں چلیں،اور یہ تمنا ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں ''ڈاکٹر'' یا ''ریورنڈ'' کہہ کر بلائیں۔ہم چاہے دُنیا کے سب سے بڑے چرچ کے پادری بن جائیں،اور چاہے ہم اتنے پارسا بن جائیں جتنا کہ ہم بن سکتے ہیں،تاکہ کوئی شخص ہم پر انگلی نہ اُٹھا سکے۔لیکن جب تک ہمارے اندر کی رُوح خُدا کی آگ سے نہ بھر جائے ،اور جب تک کُچھ اندر ایسا نہ ہو،جو اُسکے لیے بیتاب نہ ہوجائے !''جیسے پیاسی ہرنی پانی کے نالوں کوترستی ہے،ویسے ہی میری رُوح،اے خُدا تیرے لیےترستی ہے۔'' جب تک ہمیں اِس کا تجربہ نہ ہو!

(29) اسلیئے ،کمیونزم ،اور وغیرہ وغیرہ ،جو وہ کررہے ہیں جڑ پکڑتے جائیں گے،اور ہم سب اکھٹے ہوکر بھی کبھی انھیں روک نہیں پائیں گے۔کیونکہ اِس کی پیشینگوئی کی گئی ہے۔لیکن خُدا اپنی کلیسیا کو الگ بلا رہا ہے۔

(30) کسی طرح اُس عورت نے ایلیاہ کی صلاحیت کو جانا! کیونکہ،عام طور پر آپ کا رویہ ہی ظاہر کر دیتا ہے کہ آپ کون ہیں۔اور،پھر،یہ بھی تھا کہ خُدا کے نبی کی دیکھ بھال کیلیئے اُسے چُنا گیا تھا۔یاد رکھیں،وہ عورت یہودی نہیں،بلکہ ایک غیر قوم تھی۔

(31) اور زمین تپ رہی تھی۔اور اِس میں کوئی شک نہیں،کہ اُس عورت میں یہ صلاحیت تھی،اور ایک ایماندار کی مانند تھی...... کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اگر وہ اِس قابل نہ ہوتی ،تو خُدا کبھی بھی اپنے نبی کی دیکھ بھال کے لیےاُسے مقرر نہ کرتا۔کیونکہ خُدا اپنے نبی کو کبھی بھی اُس گھر میں نہیں بھیجتا جو لائق نہ ہو۔

(32) یہ چُناؤ اُسکا نہیں تھا۔یہ چُناؤ خدا کا تھا۔یہ عورت کی مرضی سےنہیں تھا۔بلکہ یہ خُدا کی مرضی

اُس کے لیے تھی۔ ایلیاہ تو ایک نالے میں رہ رہا تھا۔اور کوے اُسے خوراک پہنچا رہے تھے۔لیکن یہ خُدا کا حکم تھا تا کہ کوئی بات وقوع پذیر ہو۔اور یقیناً خُدا نے اُسکے لیے ایک ایماندار کو بھیجا جسکی فطرت ایلیاہ جیسی ہو۔

(33) وہ ایک بیوہ تھی۔اور ہم سب جانتے ہیں، کہ ایک بیوہ کیا ہوتی ہے، جسکا شوہر مر گیا ہو، اُسکو ایک بچے کو پالنے میں کتنی مشکل ہوتی ہے۔

(34) اور اُس ملک میں، وہ لوگ اپنی کھیتی باڑی پر انحصار کیا کرتے تھے۔اُنکے پاس فصل کی حفاظت کیلئے ایسے منصوبے نہیں تھے، جو- جو آج ہمارے پاس ہیں۔تو بھی وہ اپنی فصل پر ہی انحصار کرتے تھے۔اور اُن لوگوں کے گُناہ، اور اُنکی بداخلاقی کی وجہ سے، ملک میں قحط پڑا تھا، اور وہ سب بھوک سے مر رہے تھے۔

(35) اور ہم دیکھتے ہیں اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ جب بیوہ نے دیکھا ہوگا، کہ مٹکے میں آٹا کم، کم، اور کم ہوتا جارہا ہے، تو اُس نے ساری راتیں دُعا ہی میں گُذاری ہونگی۔اور پھر ایسی حالت آ گئی کہ اُس مٹکے میں ایک مُٹھی سے دوسری مُٹھی آٹا نہیں بچا تھا۔اُس کے پاس صرف ایک مُٹھی آٹا بچا تھا۔موت اُسکے کے دروازے پر، آ پہنچی تھی۔کیونکہ کہیں سے بھی مزید خوراک میسر نہیں تھی۔ بلکہ سارا ملک ہی بھوک سے مر رہا تھا۔

(36) اور، اُسکی کُپی میں، فقط ایک چمچہ بھر تیل بچا تھا۔اُس کے اور موت کے درمیان صرف تھوڑا سا تیل اور تھوڑا سا آٹا بچا ہوا تھا۔اور اِس حالت میں وہ اپنی دُعاؤں میں اور سنجیدہ ہوگئی۔اگر آج صُبح ہمارے گھر کے اندر موت آنے والی ہو، اور ہم اِس بات کو جان جائیں، تو ہم زیادہ سنجیدہ ہو جائینگے۔

(37) اور میرا ایمان ہے، اور ہم سوچتے ہیں، ہوسکتا ہے، شاید، اُس نے پچھلی ساری راتوں سے زیادہ، اُس رات دُعا کی ہو، تا کہ ایک اور دن مل جائے۔وہ اپنے تین یا چار سالہ لڑکے کے پیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھ رہی ہوگی۔اور اپنے بدن پر نکلتی ہوئی ہڈیوں کو دیکھ رہی ہوگی، جن سے چمڑی بھی اب الگ ہوتی جارہی ہوگی۔اور ایک ماں ہوتے ہوئے، یہ سب کُچھ دیکھنا، بہت ہی بھیانک تھا۔اور، پھر بھی، وہ ہاتھ جوڑے دن رات خُدا کے سامنے دُعا کر رہی تھی، ''اب ہمارے پاس اے خُدا ایک مُٹھی آٹا اور ایک چمچ تیل ہی بچا ہے۔''

(38) آپ جانتے ہیں، یہ ایک عجیب بات ہے۔کاش خُدا اِس بات کو آپ سب کے اندر گہرائی

سے اُتار دے، شاید آپ دوبارہ مجُھے منادی کرتے نہ سُن پائیں۔ یہ آپ کے لیے ایک پیغام ہے۔ یہ ایک عجیب، بلکہ عجیب بات ہے، کہ خُدا کبھی کبھی اِس طریقے سے کام کرتا ہے۔

(39) آپ جانتے ہیں، جب ہم اپنے گُناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور خُدا کی سب باتوں کو مانتے ہیں...... ہم خُدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ایسے حالات سے گُزرتے ہیں، تو یہ اُس کی مرضی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ اور جب ہم اپنے گُناہوں کا اقرار کر چکے ہوتے ہیں، اور اپنی ساری غلطیوں کو دُرست کر چکے ہوتے ہیں، جو ہم نے کی ہوتی ہیں، اور وہ سب کُچھ جو ہم جانتے ہیں کر چکے ہوتے ہیں۔ ہر ایک مطالبہ جو کہ خُدا چاہتا، یا مانگتا ہے، ہم اُسے بھی کر چکے ہوتے ہیں، پھر بھی وہ خاموش رہتا ہے۔ اور ہماری دُعاؤں کا جواب تک نہیں دیتا۔

(40) مجُھے یقین ہے کہ آج صُبح ایسے ہی لوگوں سے بول رہا ہوں، جو اِس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ اِسطرح کے مقام سے، میں بھی، کئی ایک بار گُذر چکا ہوں۔ جبکہ میں نے پیچھے اپنی زندگی میں جھانک کر دیکھا اور ہر سنگ کو ہٹا کر دیکھا، تو مجُھے پتہ چل گیا کہ میں نے کُچھ غلط کیا ہے، تب میں جا کر اقرار کرتا اور کہتا، ’’خُداوند خُدا، اب میں درست چلونگا‘‘ اور ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر واپس آ کر، ’’خُداوند سے کہتا، اے خُدا؛ اب تُو مجُھے جواب دے۔ یقیناً میں نے تیری ہر بات کو مان لیا ہے جسکا تو نے مجُھے حکم دیا تھا۔ اور میں نے سب باتوں کو، درست کر لیا ہے۔‘‘ اِس پر بھی وہ جواب نہیں دیتا، اور ایسا لگتا ہے وہ خاموش بیٹھا ہوا ہے، جبکہ آپکو اِس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وہ خُدا ہے۔ بے دل مت ہوں۔ فقط یہی بات، تو آپکے دل میں ہے، جس سے آپ خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہیں۔

(41) میرا متن یہی ہے، کُچھ کرنے سے پہلے، آپ پُر یقین ہوں۔ اپنے دل میں، پُر یقین ہوں، کہ خُدا ہے۔ جب آپ اُسکی ہر بات کو پورا کر لیتے ہیں، جو اُس نے کہی تھی، اور تب آپ پُر یقین ہو جاتے ہیں کہ خُدا ہے، پھر ٹھیک ایمان کام کرنا شروع کر دیتا ہے، اور ایمان پھر مضبوطی سے کھڑا ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خُدا ہے۔

(42) اور جب آپ ہر مانگ کو پورا کرتے ہیں۔ آپ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہے، تب ایمان مضبوطی سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اوہ، اُس کا نام مبارک ہو! پھر ایمان ہل نہیں سکے گا، کیونکہ یقیناً خُدا ہے، اور اُنکو اجر دینے والا ہے جو جانفشانی سے اُسکی تلاش کرتے ہیں۔

(43) اے برنہم ٹیبر نیکل، کاش یہ بات تمہارے دِلوں میں گہرے طور سے بیٹھ جائے اور کبھی

بھی نہ نکلے۔اگر آپ نے خُدا کی ساری مانگ کو پورا کرلیا ہے،اور اپنے دل میں یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہے،تو خُدا صرف آپ کے ایمان کی آزمائش کر رہا ہے، کیونکہ ایسا کرنا اُسے اچھا لگتا ہے۔آپ اپنے گُناہوں کا اقرار کر چکے ہیں اور اُسکی مانگ کو بھی پورا کر چکے ہیں جو وہ چاہتا تھا،اور پھر بھی وہ خاموش ہے،تو یاد رکھیں، ایمان کہتا ہے وہ ہے۔تب آپکا ایمان اِس پر کھڑا ہو جائیگا، بغیر اسکو جانے کہ یہ سب کچھ کیا ہے،مگر وہ جانتا ہے کہ وہ ہے،اور وہ پُر یقین ہے کہ وہ ہے۔

(44) پھر، یاد رکھیں، اگر وہ ہے،تو پھر اُسکا کلام بھی سچا ہونا چاہیے۔اور اگر وہ چاہتا ہے کہ آپ اِن حالات میں سے گُذریں،تو پھر آپ کو گُذرنا ہے،اور پھر اُس کی ذمہ داری ہے کہ اپنے کلام سے آپ کی حفاظت کرے۔ پیچھے مُڑ کر، یہ مت کہیں،''ٹھیک ہے، میں کبھی شفا نہیں پا سکتا۔ میں ......'' اوہ، اپنے کمزور ایمان سے۔ایسا نہ ہونے دیں۔اگر آپ نے ہر بات کا اقرار کرلیا ہے،اور سب کچھ چھوڑ دِیا ہے اور خُدا کی مانگ پوری کردی ہے،تو پھر ایمان مضبوطی سے کھڑا رہے گا۔اور کوئی چیز اِسے ہلا نہیں پائے گی۔ کیونکہ وہ ہے،اور آپ پُر یقین ہیں۔''لیکن خُداوند کا انتظار کرنے والے ازسرِ نو زور حاصل کریں گے؛ وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اُڑیں گے۔ وہ دُوڑیں گے؛ وہ چلیں گے،اور ماندہ نہ ہوں گے۔''

(45) جب آپ نے اُسکی مانگ پوری کردی ہے، تو پھر انتظار کریں ۔ تاکہ آپ کے ایمان کا اظہار ہو۔اگر آپ نے خدا کی ......ساری باتیں یا مانگ پوری کردی ہے،اور آپ نے مکمل طور پر سوچ بچار کرلیا ہے،اور جو کچھ خُدا چاہتا تھا،اُسکی مرضی کے مطابق کرلیا ہے،تب آپ کا ایمان ٹھیک اُس پر ہوگا اور یہی ہے۔خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہونا۔

(46) آپ کو جاننا چاہیے، کہ وہ ہمارے پرکھے جانے سے مُحبت کرتا ہے۔وہ آپکے ایمان کے ردِعمل سے مُحبت کرتا ہے۔کیا آپ یہ جانتے ہیں؟ خُدا دیکھنا چاہتا ہے کہ آپکا ردِعمل کیا ہوگا۔جب آپ کہتے ہیں،''اے خُداوند، میں ایمان رکھتا ہوں۔تو ہی میرا نجات دہندہ ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں تو ہی شافی ہے۔میں ایمان رکھتا ہوں تو ہی واحد ہے جو رُوحُ القُدس عنایت کرتا ہے۔اور جن چیزوں کی مُجھے ضرورت ہے،اور تو ہی وہ خُدا ہے جو مُہیا کرتا ہے۔'' اور پھر آپ اپنے گُناہوں کا اقرار کرتے اور وعدہ کرتے ہیں اگر وہ مُجھے ٹھیک کردے گا تو میں خُدا کے لیے یہ کرونگا،اور پھر جب ایسا کُچھ نہیں ہوتا، تو پھر آپ ایک بزدل کی طرح بھاگ جاتے ہیں۔خُدا ایسے لوگ نہیں چاہتا۔اور پھر وہ کسی بھی طرح

آ پکواستعمال نہیں کر سکتا۔ اُسکے پاس کوئی طریقہ نہیں کہ آپ کی دُعاؤں کا جواب دے، کیونکہ اُس کے پاس جواب دینے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ایمان ہے ۔ پھرا، چانک، جب آپ واپس لوٹ جاتے ہیں ،تو پھر وہ جواب نہیں دیتا۔ مگر سچا، حقیقی ایمان قائم رہتا ہے ، اور پُر یقین ہوتا ہے کہ خُداہے۔ اُسکے مُتعلق پُر یقین رہیں۔

(47) اوراگر خُدا آپ کو اپنے گُناہوں سے اقرار کرنے ،اور کُچھ کرنے کو کہتا ہے، اور اِسطرح، آپ کرتے ہیں، تو ایمان کہتا ہے کہ وہ ہے، تو پھر یہ یقیناً کچھ ہونے جارہا ہے۔ آ پکی دُعا ضرور ہی قبول ہورہی ہے۔ اوہ، میں- میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ اُسے نہیں کھویں گے۔ جب آپ خُدا کے لیے پُر یقین ہوجاتے ہیں، تو خُدا بھی یقیناً اپنا کلام پورا کرتا ہے۔ وہ صرف آپ کو پرکھنے کے لیے انتظار کرتا ہے۔ اُس نے ایسا کئی بار کیا ہے۔ آیئے ایک یا دو مثالوں کو دیکھتے ہیں۔

(48) آیئے اُن عبرانی بچوں کو دیکھتے ہیں۔ وہ کسی بھی مورت کے آگے نہیں جُھکے۔ خُدا کو اُن پر پورا بھروسہ تھا۔ اور جب اُنھوں نے سُنا کہ اُنھیں آگ کی بھٹی میں ڈالا جانا ہے، تو اُنھوں نے کہا، ''ہمارا خُدا اِس آگ کی بھٹی میں سے ہمیں نکالنے کے قابل ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتا، تو بھی ہم تمہارے کسی بھی بُت کے آگے نہیں جھکیں گے۔'' دیکھیں، وہ خُدا کے مُتعلق پُر اعتماد اور پُر یقین تھے۔

(49) وہ جانتے تھے کہ وہ یہواہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ دُعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ مگر اُنکے معاملے میں یہ تھا، کہ خواہ وہ سُنے یا نہ سُنے ، یہ بہتر ہی ہوگا۔ پس اُنھوں نے فقط اپنی بات کہی، اپنے گُناہوں کا اقرار کیا، اور موت کو گلے لگانے چل دیئے۔

(50) جب وہ آگ کی بھٹی کی جانب جارہے تھے، تو وہ اِسطرح تھے، کہ، وہ پُر یقین ہیں، کہ اگر خُدا اِنھیں جلنے بھی دیتا ہے، تو وہ اِنھیں قیامت کے روز دوبارہ زندہ کریگا۔ وہ خُدا کے مُتعلق پُر یقین تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے خُدا جو کُچھ بھی کریگا اُن کے بھلے کیلئے ہی کریگا۔ اور جب ہم خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہوتے ہیں، تو ہم جانتے ہیں کہ خُدا جو کچھ ہمارے لیے کرتا ہے وہ ہماری بھلائی کیلئے ہی کرتا ہے۔

(51) پس، اُنھوں نے بیان دِیا۔ کیونکہ وہ پُر یقین تھے، اور وہ سیدھے اُس آگ کی بھٹی میں چلے گئے۔ اور خُدا نے اُنھیں جانے دِیا؛ اور، اُنھیں دیکھتا رہا۔ کیونکہ وہ اُنکے ردِعمل کو دیکھنا چاہتا تھا۔

(52) جب، بادشاہ نے پوچھا، ''کیا جب تُرہی بجائی گئی تم مورت کے آگے جُھکے تھے؟''

اُنھوں نے جواب دِیا، ''نہیں۔ ہم نہیں جُھکے تھے۔''

یہی آپکا ایمان ہے، جو ایسے وقت میں قائم رہتا ہے۔

''اچھا، تو پھر، تم نہیں جُھکے، کیا تم میرے فرمان کو جانتے ہو۔''

''جی ہاں، ہم آپ کے فرمان کو جانتے ہیں۔''

''میرا فرمان ہے کہ بھٹی کی آگ سات گُنا اور تیز کر دی جائے، اور تمہیں وہاں پھینک دِیا جائے۔ کیا اب تم اُسے سجدہ کرنا چاہو گے؟''

''نہیں۔ ہم نہیں جھکیں گے۔'' یہی اُن کا ایمان تھا۔

(53) خُدا نے کہا، ''ٹھیک ہے، میں اب دیکھوں گا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اِنکے ایمان کا ردِعمل کیا ہوگا۔''

(54) پس بادشاہ نے حکم دِیا، ''اِنکے ہاتھوں، اور پاؤں کو باندھ دو، اور بھٹی کی طرف لے جاؤ۔'' اور اُنھیں بھٹی تک لے جایا گیا، اور تیز آگ اُنکے سامنے تھی۔ خُدا ابھی تک چُپ چاپ، اُنھیں دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ پُر یقین تھے کہ خُدا ہے۔ وہ اپنا اقرار پہلے ہی کر چکے تھے۔ وہ جو کُچھ جانتے تھے، اُسکے مطابق وہ پہلے ہی دُرست کر چکے تھے۔ اب وہ پُر یقین تھے کہ خُدا ہے۔

(55) اسلیئے وہ سیدھا آگ کی بھٹی کی جانب چلے گئے۔ اور پھر ایک دم آخری لمحوں میں، خُدا وہاں ایک ہوا کے رتھ پر بیٹھ کر، آسمان سے نیچے اُتر آیا، اور اُنکے لیے ہوا سے شعلوں کو بُجھا دِیا، اُنھیں تسلی دی اور اُن سے باتیں کیں۔

(56) خُدا آپ کے ایمان کو اُس حد تک جانے دیتا ہے جہاں سے آپ ردِعمل کریں۔

(57) پُرانے عہد نامے سے، ایوب کو دیکھتے ہیں، جس پر شیطان نے، جو ہمارے اُوپر الزام لگانے والا ہے، اُس پر الزام لگایا تھا کہ اُس نے پوشیدگی میں گُناہ کیے ہیں۔ لیکن ایوب جانتا تھا کہ اُس نے کوئی گُناہ نہیں کیا۔ وہ جانتا تھا کہ جو کُچھ اُس نے کیا اُس نے اُسکا اقرار کر لیا تھا، اور سوختنی قربانی گُذرانی تھی۔ یہی خُدا کی مانگ تھی۔ خُدا یہی سب کُچھ چاہتا تھا، کہ اپنے گُناہوں کا اقرار کرے اور سوختنی قربانی چڑھائے۔ اور ایوب یہ سب کُچھ پہلے ہی کر چُکا تھا۔

(58) اور شیطان نے کہا، ''یہ ایک امیر آدمی ہے، اسلیئے میں اِس کے اُونٹ لے لوں گا۔ اور اِسکی

بھیڑیں بھی لے لوں گا۔'' اور آخر کار اُس نے اُسکے بچوں کو بھی چھین لیا، جو اُسکے دل کے ٹکڑے تھے۔

(59) ایوب، ایک وفادار کی طرح، اِس پر بھی خاموش کھڑا رہا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خُدا ہے، وہ بالکل پُر یقین تھا، کہ خدا ہے، کیونکہ اُس نے اُسکی مانگ کو پورا کیا تھا اور اُس سے گفتگو کی تھی۔ اُس نے کھوج کر یہی پایا، ''کہ سوختنی قربانی چڑھائی جائے جو وہ پہلے ہی چڑھا چُکا تھا۔ میں نے دل میں سوچا، 'شاید جب میرے بیٹوں اور بیٹیوں نے ایک-ایک ضیافت کی تھی، تو شاید ہوسکتا ہے اُنھوں نے پوشیدگی میں اپنے دل میں گناہ کیا ہو، پس میں اُنکے لیے سوختنی قربانی چڑھاؤنگا اور اُنکی غلطیوں کا اقرار کرونگا۔'''

(60) اے خُدا! جب انسان تیرے کہنے کے مطابق سبھی کُچھ کر لیتا ہے، تو وہ پُر یقین ہو جاتا ہے کہ خُدا ہے، جو اُسکا جواب دے گا۔ ایمان اُسے، ہمیشہ کھینچ لاتا ہے۔

(61) جب آپ وہ کر لیتے ہیں جو جانتے ہیں کہ دُرست ہے، جب آپ خُدا کی مرضی کو پورا کر لیتے ہیں، جب آپ گُناہوں کا اقرار کر کہ اُنکو ترک کر لیتے ہیں اور خُدا سے تلافی کر لیتے ہیں، تو پھر مُجھے پرواہ نہیں کہ وہ کتنا خاموش ہے، وہ اب بھی خُدا ہے، ایمان رکھ کر انتظار کریں۔ آپ نے اپنا کام کر لیا ہے، اب وہ آپکے ایمان کو آپکے عمل کے ساتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے اب آپ کیا کریں گے۔

(62) اگر آپکے لیے دُعا کی گئی ہے اور آپکو مخصوص کیا گیا ہے، تو خُدا پھر یہ دیکھنے کیلئے انتظار کرتا ہے کہ آپ کا ایمان کیا کرے گا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اگلے دن کہیں، اور اگلے اتوار کہیں اور، اِسکے بعد شہر میں کسی اور شفا دینے والے کے پاس دوڑ جاتے ہیں۔ وہ آپکے ایمان کا ردِعمل دیکھنے کیلئے انتظار کرتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو، کہ آپ اگلے ہی دن پیچھے لوٹ جائیں، اور کہیں، ''میں اچھا محسوس نہیں کر رہا، مُجھے لگتا ہے کہ مُجھے شفا نہیں ملی۔'' آپ ابھی تک، آپ ابھی تک تیار ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ آپکا ایمان ہی نہیں ہے کہ وہ خُدا ہے۔ میں پرواہ......

(63) شاید آپ کہیں، ''بھائی برینہم، میں آپکے ساتھ متفق نہیں ہوں۔'' آپ کا اپنا رویہ بتا دیتا ہے کہ آپ کیا ہیں۔ ''اُنکے پھلوں سے تم اُنھیں پہچان لوگے۔'' اگر ایک آدمی اپنے آپکو مسیحی کہتا ہے؛ اور پھر بھی شراب پیتا، اور سگریٹ پیتا، اور جوا کھلتا، اور گندے مذاق کرتا ہے، اور کہتا ہے، ''بائبل کا کُچھ حصہ ٹھیک ہے، اور کُچھ غلط ہے۔'' چاہے وہ انجیل کی منادی کیوں نہ کر رہا ہو، اگر وہ بائبل کے کچھ

حصے کا انکار کر رہا ہے۔ تو وہ ابھی تک ایک گُنہگار رہے۔ وہ ابھی تک، ٹھیک نہیں ہوا ہے۔

(64) لیکن جب آپ برملا یہ اقرار کرتے ہیں کہ خُدا آج بھی وہی خُدا ہے، اور پھر آپ کی زندگی پوری طرح، اُسکے ہاتھوں میں ہوتی ہے،'' پھر آپ کہتے ہیں خُداوند، میں مٹی ہوں؛ تو کُمہار ہے،'' پھر جو چاہیں اُس سے مانگیں۔ پھر ایمان جُنبش نہیں کھائے گا۔ بلکہ مضبوطی سے قائم رہیگا۔

(65) اگرچہ حالات اِدھر اُدھر ہوتے رہیں، مگر ایمان کو کبھی جُنبش نہیں ہوگی، کیونکہ آپ پُر یقین ہیں کہ خُدا ہے۔ اور اگر خُدا ہے، تو وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا کہ کوئی وعدہ کرے اور پھر اُسے توڑ دے۔ اگر وہ خُدا ہے، تو اُسے اپنے وعدے کو پورا کرنا ضرور ہے۔ اوہ، مُجھے یہ بات اچھی لگتی ہے۔ وہ اپنے وعدے کیساتھ کھڑا ہے۔

(66) ایوب اپنی قربانیاں گُذران چکا تھا؛ اور سب کُچھ کر چُکا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔ اور اُسکے پاس دوسری تنظیموں کے چرچز سے، کُچھ چرچ ممبر آئے، اور کہا،'' ایوب، تو مان لے کہ تو گُنہگار ہے، کیونکہ اگر تو گُنہگار نہ ہوتا تو خُدا تجھے اِسطرح سزا نہ دیتا۔''

(67) مگر ایوب نے کہا،'' میں اپنا اعتراف کر چکا ہوں۔ اور خُدا کے حضور سوختنی قربانی چڑھا چُکا ہوں، میں ایک گُنہگار نہیں ہوں۔'' وہ جانتا تھا کہ وہ کس مقام پر کھڑا تھا۔ تب اُسکی حالت بگڑ گئی، اور بگڑ گئی، اور بگڑ گئی، فقط جتنی کہ بگڑ سکتی تھی، ایوب کو نیچے لانے کی کوشش کی گئی تا کہ ایسے مقام پر لایا جائے کہ خُدا کا انکار کرے اور سوختنی قربانی کا بھی انکار کرے۔ جس لمحہ آپ اپنے اقرار کے مطابق عمل کرنا شروع ہوتے ہیں، تو آپکی کمزوریاں آپکو دِکھائی جاتیں ہیں، تا کہ آپ خُدا پر شک کریں۔ اگر آپ کُچھ مانگتے ہیں، اور ساتھ ساتھ شک بھی کرتے ہیں، تو آپ شکی ہیں نہ کہ ایماندار۔

(68) ایوب جانتا تھا کہ وہ کہاں کھڑا ہے، اور اُسکے ایمان کی بنیاد مضبوط تھی۔

(69) اِس میں حیرانگی نہیں کہ پرونٹ نے، اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں میں کہا:

میں مضبوط، چٹان مسیح پر، کھڑا ہوں؛

باقی ساری زمین ڈوبنے والی ریت ہے۔

(70) ایوب اپنے اقرار کی مضبوط چٹان پر کھڑا تھا، حالانکہ اُسکی پیاری بیوی نے بھی مُنہ موڑ لیا تھا۔ جب اُسکی صحت بہت بگڑ گئی، اور اُسکے سارے بدن پر پھوڑے نکل آئے، تب اُس نے اپنے بدن کو کُھرچنا شروع کر دیا اور اپنے جنم دن پر لعنت کی۔ اور کہا،'' کاش آفتاب نہ چمکے! کاش مہتاب رات

کو جم جائے۔'' اُس کی بیوی نے کہا،'' ایوب،تو کتنا بدنصیب ہے۔تو کیوں نہیں خُدا پر لعنت کرتا اور مر جاتا؟''

(71) ایوب نے کہا،''تُو کیوں نادان عورتوں کی سی بات کرتی ہے۔'' وہ پُر یقین تھا کہ خُدا ہے، اور وہ اُسکی مانگ پوری کر چُکا ہے۔اوہ، میں رُوح میں محسوس کر رہا ہوں۔وہ جانتا تھا کہ جو کُچھ خُدا کی مرضی تھی وہ اُسکو پورا کر چُکا ہے،اور یہی طے پایا تھا۔خُدا اُسکے ایمان کو پرکھ رہا تھا۔وہ آپکے ایمان کو بھی پرکھے گا۔وہ مُجھے بھی پرکھے گا۔

(72) جب ہم اُسکے تقاضے پورے کر دیتے ہیں،''توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گُناہوں کی معافی کے لیے یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لے،تو تم رُوحُ القُدس انعام میں پاؤ گے؛'' یہ اُسکا وعدہ ہے۔''اگر تم میں کوئی بیمار ہو،تو کلیسیا کے بزرگوں کو بلاؤ۔تا کہ وہ تیل مل کر،دُعا کریں۔اور جو دُعا ایمان سے کی جائے گی اُس سے بیمار بچ جائے گا،اور خُدا اُسے اُٹھا کھڑا کرے گا۔'' یہ طے ہے۔''ایک دوسرے کے سامنے،اپنے گُناہوں کا اقرار کرو،اور ایک دوسرے کے لیے دُعا کرو۔'' آپ نے خُدا کے تقاضے پورے کر دیئے ہیں۔

(73) ''ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔وہ میرے نام سے بد رُوحوں کو نکالیں گے؛ نئی نئی زبانیں بولیں گے؛ سانپوں کو ہاتھوں میں اُٹھالیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئیں گے،تو اُنھیں کُچھ ضرر نہ پہنچے گا؛ اگر وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے،تو وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔یہ طے ہے۔

(74) خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہونا۔اپنے دِلوں میں،پُر یقین ہوں،کہ آپ ایمان رکھتے ہیں کہ یہی خُدا کا کلام ہے۔جیسے ایوب نے کیا۔اُس کی بیوی نے کہا تھا،''تو کیوں خُدا پر لعنت کر کہ مر نہیں جاتا؟ کیوں،تیری حالت دن بہ دن بُری ہوتی جارہی ہے۔''

(75) اِسطرح شیطان آپکو اُلجھانا چاہتا ہے۔''کیوں،تمہیں تو کوئی فرق نہیں پڑا جب سے تم نے دُعا کروائی ہے۔جب منادوں نے تم پر دُعا کی تو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑا تم ویسے کے ویسے ہی ہو۔یہی بات تو یہ ہے،کہ وہ منادہی ٹھیک نہیں ہیں۔'' مسئلہ اُس مناد کا نہیں ہے۔مسئلہ تو آپکے ایمان کا ہے جو آپ زندہ خُدا پر رکھتے ہیں،وہ کتنا بڑا ہے۔اِس سے کوئی مطلب نہیں مناد کیا ہے؛ مطلب اِس سے ہے کہ خُدا کیا ہے۔وعدہ کبھی بھی مناد نے نہیں کیا تھا؛ وعدہ تو خُدا نے کیا تھا۔اب یہ بات مناد پر

نہیں ؛ بلکہ یہ بات خُدا پر ہے ، اور آپکے ایمان کا یقین ہے کہ خُدا ہے ۔ اسلیئے خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہوں ۔ کہ یقیناً خُدا موجود ہے ، اور یہ خُدا کا کلام ہے ۔ اور خُدا اپنے کلام میں ہے ۔

(76) اور ایوب نے کہا، ''تو کیوں نادان عورتوں کی سی باتیں کرتی ہے۔'' اُس نے کہا، ''خُداوند نے دِیا، خُداوند نے لیا؛ خُداوند کا نام مبارک ہو۔'' وہ پُر یقین تھا کہ خُدا ہے۔

(77) اور جونہی اُس نے اپنے مُنہ سے ایسا کہا، تو گرجیں گرجنے اور بجلی چمکنے لگ گئی ۔ اور خُدا نے جُنبش کی اور منظر پر آ گیا ۔ ایسی پکار ہمیشہ اُسے منظر پر لے آتی ہے ۔ وہ کافی عرصے سے خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔

(78) وہ آج بھی یہی کر رہا ہے ۔ وہ یہ دوزخی امریکی گروہوں کو ، جو ریا کاری سے چرچ جاتے ہیں دیکھ رہا ہے ۔ میں غصے میں نہیں ۔ مگر گُناہ ہر اُس شخص کو غصے میں لے آتا ہے جسکا خُدا کے ساتھ دُرست رابطہ ہو ۔ میں قوم پر غصہ نہیں کرتا ، لوگوں پر غصہ نہیں کرتا ، بلکہ میں ابلیس پر غصہ کرتا ہوں جسکے سبب سے لوگ اِن چیزوں سے اندھے ہو چکے ہیں ۔

(79) یہ اندھے پاسٹر اور مناد جو اِنھیں انسان کی بنائی گئی علمِ الٰہیات سے ملے ہیں ۔ آپکو نئے سِرے سے پیدا ہونا ضرور ہے ۔ پھر خُدا اپنا کلام پورا کرتا ہے ۔ دیکھتے رہیں کہ وہ اِنھیں کیسے مُطمئن کرتا ہے ۔ آپکو یہ بات بہتر معلوم ہونی چاہیے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے ۔ ''کہ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے ، مگر اُسکے اثر کو قبول نہ کریں گے ۔''

(80) وہ بیچاری ، غریب عورت ، یہ جانتی تھی کہ وہ خُدا ہے ۔ جیسے ہی اُس کے آٹے کا مٹکا خالی ، خالی ، خالی ہوتا جا رہا تھا ، اور حالات دن بہ دن ، بد سے بدتر ، ہوتے جا رہے تھے ۔ لیکن خُدا ایسا ہونے دے رہا تھا ۔ کیونکہ وہ اِس طرح ہونے کو پسند کرتا ہے ۔ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ آپکے ایمان کو پرکھا جائے ، تاکہ دیکھا جائے کہ تب آپکا رویہ کیسا ہوگا ، تب وہ آپکے لیے اور بدتر ہونے دیتا ہے ، جب آپ مخصوص ہوں اور آپکے لیے دُعا کی گئی ہو ۔ تب وہ کہتا ہے ، ''شیطان ، اب آ ، اور اِسکو آزما ۔ میں جانتا ہوں یہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے ۔'' خُدا ہمیشہ مبارک ہے ! اوہ ، میرے خُدایا ! [بھائی برنہم دو مرتبہ تالی بجاتے ہیں ۔ ایڈیٹر ۔] ''اب اِس کو پرکھ ۔ میں جانتا ہوں اِس نے میرے کلام کو قبول کر لیا ہے ۔'' کیا خُدا آپکے بارے میں ایسا کہہ سکتا ہے ؟

(81) اُس نے ایوب کے بارے میں ایسا ہی کہا تھا ۔ کہا ، ''تو جو چاہے اُسکے ساتھ کرنا ، لیکن اُس

کی جان مت لینا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ مجُھ سے محُبت کرتا ہے۔ اُس نے میرے سارے تقاضے پورے کیے ہیں۔ اُس نے سوختنی قربانی گُذارنی ہے۔ اور جو جو میں نے اُسے کرنے کو کہا اُس نے وہ کیا ہے، اور اِس پر ایمان بھی رکھتا ہے۔ اگر اب تو چاہے تو اُسکو سلگتے انگاروں پر بھی لیٹا دے۔''

شیطان نے ایوب کا سب کچھ چھین لیا۔ مگر خُدا نے اُسے واپس دوگُنا لوٹایا۔ یقیناً، وہ ایسا کریگا۔

(82) وہ ہمارے ایمان کو پرکھتا ہے، تا کہ دیکھے کہ ہم واقعی ہی اُس پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ خُدا ہے۔

(83) اِس میں کوئی شک نہیں، کہ اُس بیچاری عورت نے، کہا، ''میں جانتی ہوں میں ایک غیر قوم ہوں اور اِس لائق نہیں۔ لیکن میں نے پھر بھی دُعا کی۔ میں نے دُعا کی۔''

(84) یاد ہے، یسُوع نے بائبل میں اِس عورت کے بارے میں یوں کہا ہے۔ اُس نے کہا، ''کیا ایلیاہ کے دِنوں میں بہت ساری بیوہ نہیں تھیں؟ مگر وہ اُن میں سے ایک کے پاس بھیجا گیا، اور وہ غیر قوم سے تھی۔''

(85) ''اوہ،'' اُس نے کہا، ''میں نے دُعا کی۔'' ہوسکتا ہے، اُس روٹی کے آخری ٹکڑے کو دیکھ کر، جب موت اُس کے دروازے سے اندر داخل ہو چکی تھی۔ بس وہ ایک ٹکڑا، اُس نے اور اُسکے بیٹے نے کھانا تھا، اور پھر مر جانا تھا۔ میں دیکھ سکتا ہوں، کہ اُس نے ساری رات، دُعا کی ہوگی، تیز گرم ہوا چل رہی تھی، اور زمین پر دراڑیں پڑ چکی تھیں، اور لوگ گلیوں میں رو رہے اور چلا رہے تھے۔ اُس نے، اپنے گھر کے چوگرد چکر لگایا۔ پھر اُس نے اپنے چھوٹے لڑکے کو دیکھا۔ اُس نے اُسکے پاجامے کو دیکھا؛ جس میں سے اُسکے چھوٹے چھوٹے پاؤں باہر لٹک رہے تھے، اُن کے پاس یہی سب کُچھ تھا۔ اُس نے اپنے، جُھری دار ہاتھوں کو بھی دیکھا۔ وہ گھر میں بے چینی سے ٹہلنے لگی، لیکن اُس نے کہا، ''میں جانتی ہوں کہ وہ خُدا ہے۔ میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی۔ اور اُسکی ساری مانگ پوری کر دی ہے۔ میں اُس سے اب اپنی اور اپنے بیٹے کی زندگی، اُسکے جلال کیلیئے مانگ رہی ہوں۔'' خُدا نے اُس پر نظر کی۔

(86) ہوسکتا ہے اُن میں سے کُچھ بڑی پارٹی میں رقص کرنے کیلیئے جا رہے ہوں، کُچھ اپنے آپکو سنوار رہے ہوں، جیسے آج کے جدید ٹیلی ویژن پر شو کرنے والے تھے، دُنیاوی کاموں میں مصروف تھے۔ مگر وہ اکیلی عورت ہی خُدا کیساتھ تھی۔

(87) دن نکل آیا تھا۔ اُس نے کہا، ''چھوٹا بچہ ساری رات کُچھ کھانے کیلیئے چلاتا رہا ہے۔ میں اِس ایک مُٹھی آٹے کا کیا کروں؟''

(88) آپ جانتے ہیں، کہ وہ آٹا مسیح تھا۔ بائبل مُقدس کا کوئی بھی طالب علم جانتا ہے کہ مسیح ہی نذر کی قربانی تھا۔ اور اُس نذر کی قربانی کو خاص طریقے سے پیسا جاتا تھا، تاکہ، جب تک اناج کا ہر ایک حصہ پِیس کر ایک جیسا نہ ہو جائے؛ کیونکہ یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک، یکساں ہے۔ اور ہر ایماندار اِس پر ایمان رکھتا ہے اور اِس سے آرام پاتا ہے۔ ہیلیلو یاہ! آپکے پاس وہ سارا پُرانا ٹھنڈا مذہب ہو سکتا ہے، جسکو آپ چاہتے ہوں۔ مگر میرے لیے، میں ایمان رکھتا ہوں مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ میں تو بے دین دُنیا میں ایمان پر کھڑا ہوں۔ میں آج بھی ایمان رکھتا ہوں کہ وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

(89) اُن دانوں کو چکی سے پیسا جاتا تھا کہ ایک جیسے ہو جائیں، کیونکہ وہ یکساں ہے۔ وہ آج صُبح بھی، وہی خُدا ہے، جیسا وہ تب تھا۔ وہ ہمیشہ یکساں رہے گا۔ یہی اِس آٹے کا مطلب ہے۔

(90) اور تیل کا مطلب رُوحُ القُدس ہے، جیسا کہ ہم جانتے ہیں حزقی ایل 4 کے مطابق، اور اِسطرح اور حوالہ جات کے مطابق۔ یہی سبب ہے کہ ہم تیل سے مسح کرتے ہیں؛ کیونکہ یہ رُوح ہے۔ یہ کیا ہے؟ مُقدس یُوحنا 4 باب کے مطابق، ''باپ ایسے پرستار ڈھونڈتا ہے جو اُسکی پرستش رُوح اور سچائی کریں۔'' یسُوع ہی سچائی تھا۔ وہ ہی نذر کی قربانی، اور تیل یعنی رُوح تھا۔ اور جب رُوح، اور سچائی مل جاتے ہیں، تو پھر کُچھ نہ کُچھ وقوع ہوتا ہے۔ اِن دونوں کو ملا دیں، تو ایک روٹی بن جائے گی۔ اوہ!

(91) آپکا ایمان کہاں ہے؟ جب خُدا کے کلام کی منادی سادگی سے کی جاتی ہے، کہ یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، تو اُس میں قوت ہوتی ہے، اور جب کلام کی روٹی دی جا رہی ہوتی، تو آپکو اِسے تیل کیساتھ ملانا ہوتا ہے۔ چاہے یہ تھوڑا سا ہی ہو، یا ایک چمچ ہی ہو، لیکن، جو کچھ بھی ہے، یہ حقیقی ہونا چاہیے۔

(92) اب یہ کس کیلیئے تیار کیا گیا ہے؟ یہ صلیب کیلیئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ اپنے آپکو قربان کرنے کیلیئے تیار کیا گیا ہے۔ یہی کُچھ آپکو کرنا پڑے گا۔ جب کلام کر دیا جاتا ہے تو اپنی رُوح اِسکے ساتھ ملائیں، تو یہ اپنے آپکو قربان، کرنے والی قربانی بن جائیگی اور ہر درد، ہر بیماری، اور ہر ایک چیز جو خُدا

کے کلام کے خلاف ہے رد کریگی، اور اِس کیساتھ قائم رہے گی۔

(93) پھر ڈاکٹر چاہے یہ یا وہ، یا کُچھ بھی کہے؛ اُس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ اِس کیساتھ کھڑے رہیں گے، کیونکہ خُدا نے یہ کہا ہے۔ جب آٹا آتا ہے۔ اور جو تیل آپکے پاس ہے۔ آپ اِن کو اِکھٹا ملا دیں۔

(94) اب، میں نے ایک آواز سُنی ہے۔ اور تھوڑا سا دن نکلا ہے۔ ایک آواز نے، اُس سے کہا، ''اُٹھکر باہر جا اور دو لکڑیاں چن لے۔'' کیا آپ نے غور کیا، کلام فرماتا ہے، ''دو لکڑیاں''؟ یہ صلیب ہے۔ اُس عورت کے پاس آٹا اور تیل ہے، لیکن اب اُسے، ایک اور عمل کرنے کیلئے بلایا؛ اُسکے ساتھ اور کام۔ چاہے آپ کے پاس، بہت زیادہ آٹا یا تیل ہو، جسکی آپکو ضرورت ہے؛ لیکن آپکو اپنے آپکو قربان کرنے کا عمل؛ کرنا ہی ہوگا۔

(95) دو لکڑیاں ہی۔ پرانے زمانے میں اُنکے پاس آگ جلانے کا واحد ذریعے تھیں۔ جب آپ ایک لکڑی کے اُوپر دوسری لکڑی رکھ کر اُن کے درمیان آگ جلائیں گے، تو اُنکے دونوں سرے، جلدی سے جل جائینگے۔ انڈین لوگ بھی اِسی طرح آگ جلاتے ہیں۔ میں نے خود بھی، پوری پوری رات، آگ جلا کر گذاری ہے۔ فقط کچھ لکڑیاں لیکر، اور ایک کو اِس طرف اور دوسری کو اُس کے اُوپر رکھ کر، آگ لگا کر دھکیلتے رہیں تو آگ جلتی رہے گی۔

(96) بائبل فرماتی ہے۔ ''دو لکڑیاں،'' اور یہ دو لکڑیاں صلیب تھی۔ آواز نے کہا، ''باہر جا اور دو لکڑیاں لے آ۔'' اور اِس وقت، اُس پہاڑ پر، ایک آواز کی گرج ہوئی اور نبی سے کہا گیا، ''جس شہر میں جانے کا تُجھے حکم دیا گیا ہے۔ اُس شہر میں چلا جا۔'' اوہ، میرے خُدایا! دونوں نے حکم مانا تھا۔ کُچھ نہ کُچھ تو ہونا تھا۔ کیونکہ وہ دونوں حکم کی تابعداری کر رہے تھے۔

(97) اگر منا د کلام کی منادی کرتا ہے، اور ایک انسان اُسے قبول کرتا ایمان رکھتا اور اُس پر عمل کرتا ہے، تو پھر کُچھ نہ کُچھ وقوع ہوتا ہے۔ بشرطیکہ آپ ایک گُنہگار ہوں، تو آپ نجات پا جائیں گے۔ اگر بیمار ہونگے، تو شفا پا جائیں گے، کیونکہ یہ خُدا کا وعدہ ہے، اگر ہم خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہو جائیں۔

(98) جیسے ہی ہم خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہوتے ہیں، تو اُسے واقعی، اپنے کلام کو پورا کرنا ہوتا ہے! اُسے حکم دیا گیا تھا، ''شہر میں جا،'' کیونکہ میں نے ایک بیوہ عورت کو بھی حکم دِیا ہے۔'' ایک رویا نبی پر ظاہر ہوگئی۔ وہ اُٹھ کر چل دِیا، اور چلتا رہا۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ کہاں جا رہا ہے؛ اِس سے کوئی فرق

نہیں پڑتا۔ وہ تو فقط تابعداری کر رہا تھا۔

(99) اُدھر وہ نہیں جانتی تھی کہ لکڑیاں کہاں ملیں گی ،مگر دو لکڑیاں کھیت ہی میں کہیں تھیں ۔ اُس نے آغاز کر دیا۔ وہ باہر کھیت میں آ گئی ۔ اُس سنے چاروں طرف دیکھا، ''اوہ، کتنی گرمی ہے!'' شہر میں سے شور آ رہا تھا، رات کو لوٹ مار کرنے والے آ رہے تھے، اور شراب پی رہے تھے، اور وغیرہ، وغیرہ۔ عورت نے سڑک پر نگاہ ڈالی ۔مگر اُسے کُچھ نہ ملا۔ لیکن پھر اُسے ایک لکڑی ملی ؛ خود کو قربان کرنے والی، صلیب کا ایک حصہ ۔ پھر اُسکو، دوسری لکڑی بھی مل گئی ۔اور پھر جب اُس نے دوسری لکڑی کو بھی اُٹھالیا......

(100) اوہ، یہ ضرور ہی افسردہ وقت تھا، کیونکہ موت دروازے پر بیٹھی تھی ۔ اُسے اور اُسکے بیٹے کو اُس روٹی کے ٹکڑے کو کھا کر مر جانا تھا۔ یہی سب کچھ تھا۔ اور بعض اوقات، ٹھیک افسردگی میں، ہمیں اُس کی آواز سُنائی دیتی ہے۔

(101) جب اُس نے وہ دوسری لکڑی اُٹھالی اور واپس چلی گئی، تو دروازے پر سے ایک آواز آئی، اور کہا، ''میرے لیے برتن میں تھوڑا سا پانی لے آ۔''

(102) اُس نے اپنے ہاتھوں میں دو لکڑیاں لیے، پیچھے مڑ کر دیکھا، جبکہ گندھا ہوا آٹا اور تیل تیار تھا۔ عورت نے کہا، اُس نے اِسے تیار کیا ہوا تھا، دونوں کو ملایا ہوا تھا۔ یہ ایسے ہی ہے، جیسے کلام اور رُوح، آپس میں اکھٹے مل جاتے ہیں ۔ تاکہ خود کو قربان کرنے والی صلیب پر قربان کر دیا جائے، تاکہ جو کُچھ آپ نے مانگا ہے اُسکے خلاف جو کُچھ بھی ہے اُسکو ادا کر دیا جائے ۔ یہی دُرست ہے ۔'' میں نے یہ تیار کیا ہے، اور دو لکڑیاں چننے گئی تھی ۔'' اور پھر وہ آواز سُنائی دی، ''میرے لیے ایک برتن میں، تھوڑا سا پانی لے آ۔''

(103) اُس نے کیا دیکھا، اُس نے ایک آدمی ،کو دروازے کی دوسری طرف جُھکا ہوا دیکھا، پتلا چہرہ ،لمبی داڑھی ، اور گنجے سر والا آدمی ، جس نے پرانا بھیڑ کی کھال کا پٹکا اوڑھا ہوا تھا، دروازے کی دوسری طرف دیکھا۔ دیکھنے میں وہ ایسا لگتا تھا جیسے ایک قسم کا ضعیف اور شریف آدمی ہو۔

(104) عورت نے کہا، ''میں اُسے پانی پینے کیلئے دونگی ۔'' جیون جل، جو آپ کسی کو بھی دے سکتے ہیں، اپنی مرضی سے ہر جگہ، اور ہر ایک کو بتا سکتے ہیں ۔ ''عورت نے کہا ایک منٹ، جناب ۔'' وہ اپنے ہاتھ میں لکڑیاں لیے ہوئے، پیچھے چل دی۔

(105) اور آواز پھر گونجی، ''نہ کہ صرف پانی، بلکہ اپنے ہاتھ میں میرے لیے روٹی کا ٹکڑا بھی لے آ۔'' زندگی کی روٹی؛ زندگی کا پانی! کیا یہ روٹی کا ٹکڑا اُسکی زندگی تھا؟ کیونکہ اِسکے بعد فوراً اُسے مرنا اور فنا ہو جانا تھا۔ ''اپنا پانی اور اپنی روٹی مجُھے دے دے۔''

(106) ہم یہاں سے کیا حاصل کر سکتے ہیں؟ ہم یہاں سے کیا سبق سیکھ سکتے ہیں؟ ''پہلے تم خُدا کی بادشاہی، اور اُسکی راستبازی کو تلاش کرو؛ تو ساری چیزیں تمہیں مل جائینگی۔'' ''مجُھے تھوڑا سا پانی اور ایک روٹی کا ٹکڑا لا دے۔''

(107) تب وہ بہت ہی، افسردہ ہوگئی۔ میں اُس کی آواز سُن سکتا ہوں، ''جناب،'' اُس نے کچھ اِسطرح کہا ہوگا، میں نے جتنے آدمی دیکھے اور سُنے ہیں، آپ اُن سے مختلف ہیں۔ مجُھے لگتا ہے کہ آپ جو کُچھ کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے۔ مگر میرے پاس، تو صرف ایک مُٹھی بھر آٹا، اور ایک چمچ تیل ہی بچا ہے۔ جس کو گوندھ کر، میں اِن دو لکڑیوں پر پکانے جارہی ہوں۔ اور پھر اُسے میں، اور میرا بیٹا کھائیں گے، اور مر جائیں گے۔ کیونکہ میرے پاس یہی کچھ ہے۔''

(108) کیا ہم سُن رہے ہیں، پھر، کیا ہوا؟ ''مگر، پہلے، میرے لیے روٹی لے آ۔'' پہلے، خُدا ہے۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کون کیا کہہ رہا ہے، اور کیا کچھ کہہ رہا ہے، چاہے کوئی کتنی ہی، پریشان کرنے والی علامت نظر آ رہی ہو، چاہے جو کُچھ بھی ہو، پہلا درجہ، خُدا کو دیں۔ اُسکے کلام کو، پہلا درجہ دیں۔

(109) ''ڈاکٹر کہتا ہے میں ٹھیک نہیں ہوسکتا۔'' مگر، اُسکے کلام کو، پہلا درجہ دیں۔ ''میں تو بہت گُنہگار رہوں۔ میں ایک کسبی ہوں۔ میں جواری ہوں۔ میں ایک شرابی ہوں۔'' مگر خُدا کے کلام کو، پہلا درجہ دیں۔ ''اگرچہ تمہارے گُناہ قرمزی ہوں، وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے؛ اور ہرگز وہ ارغوانی ہوں، تو بھی اُون کی مانند اُجلے ہوں گے۔'' پہلا درجہ، خدا کا ہے۔

(110) ''جا، اور پہلے، میرے لیے روٹی لے آ۔ آپ کے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ پہلے خُدا کو دیں۔'' کیا آپ اپنا سب کُچھ اُسے خوشی سے دینے کیلئے تیار ہیں؟

(111) میری زندگی، یا جو کُچھ میں ہوں۔ اب میں پچاس سال کا ہوں۔ ''کیا تو ولیم برنہم، مجُھے سب کُچھ، سونپ نے کیلئے تیار ہے؟ کیا تم جو چھوٹے بچے ہو، اپنا جیون، مجُھے دینے کیلئے تیار ہو؟ کیا تم تیار ہو؟ کیا تم بیمار لوگ، ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تم مجُھ پر بھروسہ کر سکتے ہو؟ مجُھے پہلا درجہ دو۔''

(112) ''پہلے میرے لیے ایک روٹی کا ٹکڑا اپنے ہاتھ میں ، اور تھوڑا سا پانی بھی لے آ۔'' عورت نے اُسے دیکھا۔ پھر کسی نے اُسکے اندر سے کہا کہ اِس آدمی کی باتوں میں وزن ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔ خُدا اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے۔ ''میری بھیڑیں میری آواز پہچانتی ہیں۔ وہ جانتی ہیں آیا یہ کلام ہے یا نہیں، آیا یہ سچائی ہے یا نہیں۔''

(113) وہ تابعداری، کیلیئے مڑی۔ یہی وہ بات ہے جو آپکو کرنی ہے۔ اور جب وہ، نبی کی تابعداری کرنے کیلیئے مُڑی، جو کچھ اُس نے کرنے کو کہا تھا، تو پھر آسمان سے ایسی گرج آئی جسکو سُننے کیلیئے ہر آدمی دیکھتا ہے۔ کیونکہ، نبی کی آواز سے ایک گرج آتی ہے، جسے ہر گُنہگار اور ہر بیمار شخص سُننے کیلیئے تیار ہوتا ہے، ''خُداوند یوں فرماتا ہے۔''

(114) کس قدر ہم اِسے سُننے کیلیئے بیقرار ہیں! کس طرح لوگ مجُھے راستے میں، پکارتے ہیں، ''یہاں اِس دروازہ میں آیئے۔ میری بیٹی یہاں ہے۔ میرا بچہ، یا فلاں فلاں، بیمار ہے۔ کُچھ کلام کہہ دیجیے۔'' مگر آپ کُچھ کیسے کہہ سکتے ہیں جب تک خُدا ہی منہ میں کُچھ نہ ڈالے؟ اگر آپ کُچھ کہیں گے تو یہ آپکی اپنی بات ہوگی۔ مگر لوگ تو یہ سُننے کیلیئے بیقرار ہیں کہ ''خُداوند یوں فرماتا ہے۔''

(115) تب وہ، صحن کے اندر آ گیا، کیونکہ عورت نے اُسکی تابعداری کی تھی۔ اور پھر افسردگی ختم ہوگئی۔ ''خُداوند یوں فرماتا ہے۔ تیرے مٹکے سے آٹا ختم نہیں ہوگا، نہ ہی مٹکا خالی ہوگا، جب تک خُداوند خُدا زمین پر بارش نہیں برساتا۔'' اوہ، کیا ہی تسلی دی گئی!

(116) اُس نے روٹی پکائی۔ اور اُس نے نبی کو دے دی۔ پھر وہ واپس گئی اور اپنے لیے اور اپنے بیٹے کیلیئے بھی روٹی پکائی۔ اُنھوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور پیا، اور بہت زیادہ، اُنکے لیے بچ بھی گیا۔

(117) یہ کہاں سے آیا تھا؟ یہ کیسے حاصل ہوا تھا؟ سائنسی طریقے سے مجُھے بتائیں یہ خوراک کہاں سے آئی۔ وہ تیل کہاں سے آیا؟ وہ کیسے اُس کپی میں آیا؟ جب وہ ہر صُبح، اُس برتن سے تیل اُنڈیل لیتی تھی۔ اور ہر روز مٹکے سے آٹا نکال لیتی تھی، تو برتن خالی ہو جاتے تھے، وہ برتن خالی ہوتے تھے۔ مگر جب وہ واپس اور لینے کیلیئے جاتی تھی، تو وہ وہاں موجود ہوتا تھا۔ یہ کہاں سے آتا تھا؟ خُدا کو اُسکے کلام کے مطابق لیں۔ خُدا کے مُتعلق پُر یقین ہوں۔ کیونکہ وہ خالق ہے۔

(118) ہوسکتا ہے آپ کی صحت خراب ہو چُکی ہو۔ ہوسکتا ہے آپکی رفاقت ختم ہو چُکی ہو۔ اُس کے کلام کے مطابق اُسے لیں۔ پُر یقین ہوں کہ وہ خُدا ہے۔ غمگینی کا وقت جو نظر آ رہا ہے، وہ غمگینی

نہیں لگے گا بشرطیکہ آپ فقط اُس کے کلام کو لیں اور اُس کے مُتعلق پُر یقین ہو جائیں کہ وہ ہی خُدا ہے۔

(119) میں نے جرمنی میں، ایک بار، ایک تصویر دیکھی تھی، اور وہ ہمیشہ میرے ذہن میں اُبھرتی رہتی ہے۔ ایک جرمن پینٹر نے وہ تصویر بنائی تھی...... ایک تصویر جو کہ ۔ جو کہ ''بادلوں کی سرزمین کہلاتی تھی۔'' اور جب آپ اُسے، دُور سے دیکھیں گے، تو اُس میں بہت ہی خوفناک اور افسردگی کا منظر نظر آئے گا۔ اگر آپ اُسے دور سے کھڑے دیکھیں، تو بس بادل ہی جُڑے ہوئے نظر آتے تھے۔ لیکن جب آپ اُسکو قریب سے دیکھیں، تو وہ مختلف تھی۔ یہ فرشتوں کے پر تھے جو آپس میں بج رہے تھے، اور خُداوند کیلئے ہیلیلویاہ گا رہے تھے۔ اور کبھی کبھی پریشانی بھی ایسی ہی لگتی ہے۔ اگر آپ پریشانی کو، بہت دُور سے دیکھیں گے، تو یہ تاریک دِکھائی دے گی۔ لیکن اگر آپ خُدا کو اُسکے کلام کے مطابق لیں گے اور پُر یقین ہونگے کہ وہ خُدا ہے، اور اِس حالت کو قریب سے جا کر دیکھیں گے، تو آپ فرشتوں کے پروں کو بجتے ہوئے پائینگے۔

(120) وہ عورت ابرہام کی طرح تھی، جسکو کہا گیا کہ اپنا سب کچھ، قربانی کے مذبح پر چڑھا دے۔ ہوسکتا ہے آج صُبح، آپ کے لیے بھی یہی بلاہٹ ہو۔ آپ اپنے طریقے کو ترک کریں۔ آپ اپنی بے اعتقادی کو ترک کریں۔ جو کُچھ بھی آپکے پاس ہے اُسے ترک کر دیں۔ اور پھر تیل اور کلام کو لیں، اور اُسے اکٹھا ملا کر، خود کو قربان کرنے والے مذبح پر رکھ دیں۔ پھر آپ دیکھیں گے، یہ پکار خُدا کو منظر پر لے آئیگی، یقیناً ایسے ہی جیسے میں اِس منبر پر کھڑا ہوا ہوں۔ جب ہم دُعا کرنے جا رہے ہیں تو آپ اِن باتوں پر غور کریں۔

(121) کیا آپ کی ضرورت ہے؟ کیا آپکی کوئی ایسی ضرورت ہے جو جسمانی چیزوں سے بڑھ کر حاصل کرنا چاہتے ہوں؟ کیا آپ کے پاس پیسہ بہت کم ہے کہ گھر کا کرایہ بھی ادا نہیں کر سکتے؟ کیا بچے نئے جوتے لینا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس اِنھیں خریدنے کیلئے پیسے نہیں ہیں؟ کیا آپ کے گھر میں آٹے کا مٹکا خالی ہو گیا ہے، اور تیل کُپی میں سے ختم ہو گیا ہے؟ کیا آپ اپنے کھانے کیلئے خوراک نہیں خرید سکتے؟ اور، کیا، کوئی مسئلہ ہے؟ یاد رکھیں، خُدا نے ایک وعدہ کیا ہے۔

(122) کیا آپ بیمار ہیں، اور ڈاکٹر آپریشن کیلئے آپکو کہہ رہا ہے؟ کیا آپکے پاس آپریشن کیلئے پیسے نہیں ہیں؟ آپ ضرورت مند ہیں۔

(123) کیا آپ ایک گُنہگار ہیں؟ کیا آپکی ضرورت بہت بڑی ہے، یہ جانتے ہوئے، کہ اگر

خُدا نے آپکو بلالیا، تو آپ ہلاک ہوجائیں گے؟ کیا آپ برگشتہ ہوکر خُدا سے دور بھاگ گئے ہیں؟ اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کا تعلق ایک چرچ سے ہے، مگر آپ جانتے ہیں کہ آپ غلط ہیں؟ آپ کا اپنا ضمیر آپکو کہتا ہے، کہ آپ کلام کے مطابق ، دُرست نہیں ہیں۔ اور آپ ضرورت مند ہیں۔ کلام کو جھاڑی دار زمین پر مت گرنے دیں، نہ ہی پتھریلی زمین، یا سخت دِلوں پر۔ کاش یہ اچھی ، اور ذرخیز زمین پر گرے۔

(124) اگر آپ بیمار ہیں اور آپ...... اگر ڈاکٹر کہے آپ ٹھیک نہیں ہوسکتے ، تو آپ خُدا سے وعدہ کریں کہ آپ پوری زندگی اُسکی خدمت کریں گے، اور آپ پُریقین ہیں کہ وہ خُدا ہے، تو اُسکے تقاضے پورے کرنے کیلئے آئیں ۔ اگر آپکی کوئی ضرورت ہے ، تو خُدا کی طرف پہلے اپنے ہاتھ اُٹھالیں، تاکہ پتہ چلے کہ آپکو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ خُدا آپکو برکت دے۔ آئیں دُعا کرتے ہیں۔

(125) اے خُدا، آج صُبح میں اتنا پُریقین ہوں جتنا کہ اِس منبر پر کھڑا ہوں، میں جانتا ہوں کہ اُٹھے ہوئے ہاتھوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے جسکے بارے میں تُجھے پتہ نہ ہو، کیونکہ تو خُدا ہے۔ تونے کہا، ''کیا بہت سی چڑیاں دو پیسوں کی نہیں بکتیں؟ تمہاری قدر تو چڑیوں سے بڑھ کر ہے!'' یہ فانی لوگوں کے اُٹھے ہوئے ہاتھ تیرے لیے کتنے بڑھ کر ہیں، جب اِن کے لیے تیرا بیٹا یسُوع مُوا! آج صُبح تو کتنا زیادہ اُن گرتی ہوئی چڑیوں سے بڑھ کر، اِن اُٹھے ہوئے ہاتھوں پر نگاہ کرے گا! میں سوچتا ہوں کہ...... آج صُبح کوئی ایک درجن چڑیاں بھی، ایک پیسے کی خریدنا پسند نہیں کریگا۔ کیونکہ اُنھیں رکھنے کیلئے مشکل ہوگی۔ لیکن تو اُن میں ہر ایک کا دھیان رکھتا ہے؛ تونے اُن کے بدن کے سارے پر بھی گِن رکھے ہیں۔ ہمارے سر کے سارے بال بھی تونے گِن رکھے ہیں۔

(126) اے خُداوند، دُعا کا جواب دے۔ آج صُبح، اِن لوگوں کو پُریقین کر، کہ تو ہی خُدا ہے، اور یہ تیری رُوح ہے۔ کاش یہ ڈھیلا پن اور چمک دمک اور جدید مذہب اِن سے دُور ہوجائے، کیونکہ یہ کہتے ہیں، ''اوہ، میں تو فلاں چرچ سے تعلق رکھتا ہوں۔'' اے خُدا، کاش اب، یہ بات اِن کے ذہن سے بالکل غائب ہوجائے۔ اِس ایک لمحے، میں کاش یہ ابدی زندگی کی جھلک کو دیکھ سکیں۔ اور پھر لوگ اِسکی تلاش کیلئے بھوکے ہوجائیں، کہ خدا کیا ہے، اور یہ پُریقین ہوجائیں کہ وہ ہے۔ اور وہ اپنے کلام کو پورا کرتا ہے۔

(127) کاش گُنہگار، لوگ توبہ کرنے کیلئے جلدی کریں، اور یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لینے کیلئے تیار ہو جائیں۔ اور تو نے وعدہ کیا ہے کہ تو اُنھیں رُوحُ القُدس دے گا۔ خُداوند، یہ تو نے کہا ہے۔ اور تو اپنا وعدہ پورا کرے گا۔

(128) یہاں برگشتہ لوگ بھی ہیں جو یقیناً جانتے ہیں کہ تو ہی خُدا ہے، اور وہ بھٹک چُکے ہیں۔ کاش وہ آج لوٹ آئیں، کیونکہ تو نے کہا ہے، ''اگرچہ تمہارے گُناہ قرمزی ہوں، وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے۔ اور ہر چند وہ ارغوانی ہوں، تو بھی اُون کی مانند اُجلے ہو جائیں گے۔''

(129) اور اگر یہاں وہ جو بیمار ہیں، محسوس کر سکیں کہ تو ہی خُدا ہے۔ تو اپنا کلام پورا کرتا ہے۔ اور تُو ضرور ہی اپنا کلام پورا کریگا۔ وہ اپنے تیل، اور رُوح کو جو اُن میں سے اُنڈیل رہے ہیں، جو اِس بات کا اظہار ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں۔ اور پھر، وہ، زندگی کی روٹی، کلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں، مسیح لوگوں کیلئے؛ پُرانے عہدنامے، اور نئے عہدنامے میں اسلیئے ہے؛ کہ وہ دِکھائے، کہ وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ کاش لوگ کلام کے ساتھ، رُوح کا تیل ملا کر، جو کہ اُنھوں نے حاصل کیا ہے، مذبح پر اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں، اور کہیں، ''خُداوند، یہی سب کُچھ میرے پاس ہے۔ میں یہ لے آیا ہوں۔'' اوہ، آپکو اسکے عوض کتنا زیادہ ملے گا! اور کیسے یہ تاریخ کے خُدا کو اِس منظر پر لے آئے گا! اب یہوواہ کیسے یہ دیکھ کر کھڑا ہو جائے گا، اور اُسکا دِل کتنا بڑا ہو جائیگا، کہ، ''میرا بیٹا میری تابعداری کرے گا۔ اور کہے گا میں نے اِسے پرکھا ہے، اور اِس نے ثابت کیا ہے کہ یہ مُجھ سے محبت کرتا ہے اور مُجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور یہ پُر یقین ہے کہ میں ہوں۔'' کیونکہ یہ کہا گیا ہے، ''خُدا کے پاس آنے والے کو یہ ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے، اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ اِس گھڑی، یہ بخش دے، ہم سب کچھ تیرے سُپرد کرتے ہیں۔

(130) اور اب، جبکہ، ہم اپنے سروں کو جُھکائے ہوئے ہیں۔ اور وہ جو ضرورت مند ہیں، اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں، اور جو مقام چاہتے......اب، اگر آپ پُر یقین نہیں ہیں کہ وہ خُدا ہے...... اگر آپ پُر یقین ہیں، کہ وہ خُدا ہے، اور وہ اپنا وعدہ پورا کرکہ، نجات، شفا، اور جو کُچھ بھی ہے دیتا ہے، اگر آپ پُر یقین ہیں کہ وہ خُدا ہے، تو اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں۔ اگر آپ کسی اور کے لیے دُعا کروانا چاہتے ہیں، تو اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں۔ اگر آپ-اگر آپ پُر یقین ہیں کہ وہ ہی خُدا ہے، تو اپنی درخواست مُقدسوں کے مجمع میں رکھ دیں۔ آپ وہی کُچھ کریں جسکے لیے کھڑے ہوئے ہیں

......[ٹیپ پر خالی جگہ ہے-ایڈیٹر-]

''میں پُر یقین ہوں کہ وہ خُدا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ اپنا کلام پورا کرتا ہے۔ میں یقیناً اپنی درخواست......میں اِسے ٹھیک اب، لہو کے نیچے رکھتا ہوں۔'' اگر آپ ایسا کرتے ہیں، اور ہر گُناہ کو نیچے رکھتے ہیں۔ ہر قسم کی بے اعتقادی گُناہ ہے۔ شاید آپ چرچ ممبر ہوں، مگر میرا مطلب، آپکے گُناہ سے ہے ''بے اعتقادی سے ہے۔'' آپ اِس کو قربان کرنے جارہے ہیں۔ آپ اِسے قربانی کی جگہ پر لیکر جارہے ہیں۔ آپ صلیب کی جانب آرہے ہیں۔ اب، آپ اپنی ساری بے اعتقادی، قربان کرنے جارہے ہیں۔ اُسکے سامنے، اور جانتے ہیں کہ وہ ہے، اور آپ پُر یقین ہیں کہ وہ آپکی دُعا کا جواب دینے جارہا ہے۔ اگر آپ ایسا سوچتے ہیں، تو اپنا ہاتھ بلند کریں۔ اور ایسے ہی بنے رہیں۔

(131) اے خُداوند، تو ہی خُدا ہے۔ یہاں پر لوگ اپنا آٹا اور تیل، گوندھ کر لائے ہیں۔ یہ صلیب کے پاس لیکر آرہے ہیں، تاکہ خُدا کی آگ اِنکے دِلوں پر اُتر آئے (اگر اِن کا واقعی یہ ارادہ ہے) تو اِنکی قربانی کو بھسم کردے گا۔ تو منظر پر آکر، چُھپی باتوں کو کھول دیگا۔ تو آسمان سے، آتشی رتھ پر اُتر آئے گا۔ تو زمین اور آسمان کو ہلا دے گا، اور اپنے لوگوں کو اجر دے گا۔

(132) اب یہ لوگ اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھائے کھڑے ہیں، اور اِس بات کا اظہار کر رہے ہیں، کہ اپنی التجاء، اور اپنے آپکو، ٹھیک تیرے مذبح پر لا رہے ہیں۔ اے آسمان اور زمین کے خُدا، آسمان اور زمین کے منصف، تو جو آسمان اور زمین کا انصاف کرنے والا ہے تو راست بازی سے انصاف کرے گا۔ یقیناً وہ اپنا کلام پورا کرے گا، تو جو آدمیوں کے دِلوں کو جانتا ہے، عورتوں کے دِلوں، اور اِن لوگوں کے دِلوں کو جانتا ہے۔

(133) اے خُداوند خُدا، میں اپنے ہاتھ بھی اُوپر اُٹھاتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اب میری خدمت میں بھی تبدیلی آگئی ہے۔ اور میرا ایمان ہے کہ یہ تو ہی ہے۔ میں نے تُجھے آگ کے ستون میں کھڑے دیکھا ہے۔ [بھائی برنہم تین بار پُلپٹ بجاتے ہیں-ایڈیٹر-] میں نے تُجھے لوگوں کے دِلوں کے حال ظاہر کرتے دیکھا ہے۔ مگر تو ایک مرتبہ بھی ناکام نہیں ہوا۔ تو نے اِس کا وعدہ تب کیا تھا، جب تو زمین پر گلیوں میں ایسا کرتا تھا، تب تو نے اِن کاموں کا آغاز کردیا تھا۔ اور تو نے مُجھے جہاں جہاں، میں دُنیا بھر میں گیا سنبھالا ہے۔ میں پُر یقین ہوں کہ تو خُدا ہے۔ میں اِس کا یقین کرتا ہوں۔

(134) میں اپنے آپکو اِن لوگوں کیساتھ پیش کرتا ہوں، اور جو کچھ میرے پاس ہے، خُداوند، تیری خدمت کیلئے، خرچ کرتا ہوں۔ خُداوند، میں دوبارہ، پوری دُنیا میں منادی کرنے کا آغاز کرنے جارہا ہوں۔ اے خُدا، میری اِس میں مدد کر۔ اگر میں نے کبھی تُجھ پر بے اعتقادی کی ہو، تو میری غلطی مُجھے معاف کردے۔ مُجھے میری ساری بے اعتقادی معاف کردے۔ میں جانتا ہوں کہ تُو ہے، اور اُن کو جو تُجھے ڈھونڈتے ہیں بدلہ دیتا ہے۔

(135) اِسی طرح، آج صُبح، میں اپنے لوگوں کے گُناہ کا اقرار کرتا ہوں، اِن کے شکوک اور کمزوریاں تیرے سامنے رکھتا ہوں، یہ لوگ اپنے ہاتھ اُٹھائے کھڑے ہیں۔ اے خُداوند، میں اِنکے گُناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اور ہم اپنی کمزوریوں کو مانتے ہیں۔ تو اپنی مرضی سے ہم پر، پاک رُوح کی مُہر لگادے، کیونکہ تو خُدا ہے۔ اور تو یہاں ہمیں قبول کرنے اور اپنی بانہوں میں لینے، اور ہمیں نجات دینے اور جو کُچھ ہم نے کھو دیا ہے، وہ سبھی کُچھ دینے کیلئے موجود ہے۔ اگر یہ ہماری صحت ہے، تو ہونے دے کہ یہ سو گُنا بحال ہو جائے۔ اگر یہ ہماری رُوح ہے، تو ہونے دے، کہ یہ رُوحُ القُدس سے بھر کر، چمکتی دمکتی بن جائے، تا کہ خُدا کے سامنے پیش ہو سکیں۔ اگر ہم میں بے اعتقادی ہے، تو خُداوند، ہونے دے کہ ایسا ایمان آئے، کہ پہاڑوں کو ہٹا دیں۔ خُداوند، یہ بخش دے۔

(136) ہم ایمان رکھتے ہیں، کہ تو اپنے پاک رُوح کو اِس عمارت میں انڈیل رہا ہے، لوگوں کے اُوپر، وہ جُنبش کر رہا ہے، تا کہ وہ اپنے دِلوں میں زندہ خُدا کو جنبش کرتے قبول کر سکیں۔ یہ ہم یسُوع مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔

میرا ایمان تُجھ پر ہے،
تُو برّہ کلوری کا ہے،
الٰہی نجات دہندہ ہے؛
اب میری سُن جبکہ میں پُکارتا ہوں،
سارے گُناہ میرے دُور کردے،
نہ ہی مُجھے کبھی گمراہ ہونے دے
اپنی جانب سے۔

(137) کیا آپ یہی چاہتے ہیں؟ کیا آپ اِسے قبول کرتے ہیں؟ اپنے ہاتھ اُٹھا کر، کہیں،

''میں اب قبول کرتا ہوں۔ میں ایمان رکھتا ہوں۔''

جب میں زندگی کے گوڈُکھ درد میں چلتا ہوں،

اور رنج والم کے درمیان ہوتا ہوں،

تُجھ ہی سے میں رہنمائی پاتا ہوں؛

تاریکی روشنی میں بدل جاتی ہے،

دُکھ وڈر دُور ہو جاتے ہیں،

نہ ہی کبھی مجُھے گمراہ ہونے دے

اپنی جانب سے۔

آئیں اپنے سروں کو جُھکاتے ہیں۔

(138) اِس سخت، اور دِلوں کو چیرنے والے پیغام کے بعد؛ جو کسی نہ کسی طرح، سخت کلامی سے دِیا گیا ہے، مگر یہ سچائی ہے۔ اور اگر آپ عاجزی سے ایمان رکھتے ہیں کہ جو کُچھ آپ نے مانگا، وہ آپکو مل گیا ہے، تو پھر کبھی بھی اپنے آپکو اِس سیدھے راستے سے نہ ہٹائیں۔ سچائی کے ساتھ کھڑے رہیں۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں نے کتنی منادی کی ہے، جو کُچھ میں کرونگا، یا کوئی اور آدمی کریگا، اِس کا اثر تب تک نہ ہوگا جب تک آپ اِسے اپنی ذاتی جائیداد سمجھ کر قبول نہیں کرتے۔

(139) اگر جو کُچھ آپ نے مانگا ہے، اُس پر اپنے پورے دل سے ایمان رکھیں تو وہ آپکو مل چُکا ہے، اگر آپ نے اپنے گُناہوں کا اقرار کرلیا ہے، تو خُدا نے آپکو معاف کر دیا ہے۔ آپ اِس پر مزید کبھی شک نہ کریں۔ اگر آپ برگشتہ ہیں، تو آپکو واپس، آج صُبح لایا گیا ہے۔ اگر آپکو رُوحُ القُدس چاہیے، تو یسُوع مسیح کے نام میں گُناہوں کی معافی کیلئے بپتسمہ لیں۔ یہ خُدا کا کلام ہے۔ وہ اِسے کسی چرچ، یا کسی تنظیم کیلئے بدلنے والا نہیں ہے، اور نہ ہی کسی شخص کیلئے۔ یہ اِسی طریقے سے ہونا ہے۔ ہمیں چرچ کے تقاضے نہیں، بلکہ خُدا کی مرضی پوری کرنی ہے، اُسکے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ یہی سب کُچھ ہے جو ہمیں کرنا ہے۔

(140) اُس نے کہا، ''جو دُعا ایمان سے کی جائے گی اُسکے باعث بیمار بچ جائے گا۔'' اگر آپ بیمار ہیں، تو میں ایمان سے آپ کیلئے دُعا کر چُکا ہوں۔ آپ نے اپنے دل میں دُعا کی ہے۔ اور اِس پر ایمان رکھیں، اِسے قبول کریں، اور اِس پر قائم ہو جائیں۔ اِسی طریقے سے آپکو کرنا پڑے گا۔

پھر کوئی آپ سے یہ چھین نہیں پائے گا، اور پھر کوئی فرق نہیں پڑ تا کتنی افسردگی نظر آ رہی ہے۔

(141) آپ کہتے ہیں، ''ٹھیک ہے یہ تو ایسے لگ رہا ہے کہ میں ابھی تک بیمار ہوں۔'' اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا...... یہ فقط فرشتوں کے پنکھ ہیں جو آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ٹھیک ہے۔ یہ تو خُدا کی برکت کی ایک شکل ہے۔ یہ آپکو اداسی نظر آ رہی ہے۔آپ اِسے قریب جا کر دیکھیں اور دوبارہ اِس پر نظر کریں، دیکھیں کیا خُدا، اپنا کلام پورا کرنے کیلئے نہیں کھڑا۔

(142) اب جبکہ ہمارے سر دُعا میں جُھکے ہیں، تو میں باقی عبادت کو واپس بھائی نیول کے حوالے کرتا ہوں، جو کہ ہمارے پاسٹر ہیں۔